

آیت 27: اللہ تعالیٰ یہاں کیا فرما رہے ہیں کہ آسمان اور زمین کو بے کار بنی پھیرا گیا اور چیز کو ایک مقصد سے بنایا ہے لیکن کافر کی سوچ اس سے مختلف ہوتی ہے۔ ڈیچر کیا بہت جلا ہمارا بھی اس دنیا ہی آنے کا کیا مقصد ہوا؟ ہم کیوں پیدا کیے گئے؟

جواب: اطاعت کیلئے۔ مومن کیلئے یہ دنیا کمرہ امتحان ہے۔ محلوں کیلئے عیبجا گیا کہ کون اچھا کرتا ہے اور کون برا۔ اس کتاب سے بڑنا ہی ہمیں مقصد کی طرف بھاڑا ہے۔ بیماری رہنمائی عوری ہے آفرت کیلئے۔

آیت 28: اس آیت میں کتنی خوبصورتی سے اللہ تعالیٰ نے دو طرح کے لوگوں کے انجام کی طرف اشارہ کیا ہے کیا بتایا جا رہا ہے؟

جواب: جن لوگوں نے اپنی زندگی اللہ کے حکموں پر گوار دی تبادہ کے برابر ہو سکتے ہیں۔ بہنوں نے مجرموں والی زندگی گزار لی۔ پیر گزینی۔

یہاں لے اس میں کیا عذروں کی بات ہے؟

اللہ کا بیت شکر ادا کرنا ہے کہ اس نے ہمیں قرآن پڑھنے / سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی اور ہم اللہ ہر روز میں آیت اور آئے گی آیت بھی ہمیں یہی کچھ بتا رہی ہے کہ اس کتاب / قرآن سے کیے برکتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

جواب: اسکی آیتوں میں عذروں فکر کر کے تدبیر اور تفکر سے۔

اور کون فائدہ اٹھانے والے ہیں؟

وہ عقلمند لوگ جو آفرت کو سامنے رکھ کر کام کرتے ہیں۔ عمل کرنے سے برکتیں ملتی ہیں۔ اور بھر دو سروں تک پہنچاتے ہیں۔

آیت 30: حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کا ذکر ہے کہ اللہ نے اسے بھی کیا توفیق تھی؟ وہ بھی نے جو رجوع کرنے والوں ہی تھے یعنی اذیاب تھے۔ آئے آیتوں میں آیت 31 سے ہمیں حضرت سلیمان کا گھوڑوں کی لے انتہا محبت کا پتہ چل رہا ہے اور وہ کیوں کرتے تھے؟ ایضاً کی یاد کی وہ سے۔ یعنی کیونکہ وہ ان گھوڑوں کو ہمارے استعمال کرتے لہذا اللہ کا نام بلند کرنے کیلئے پسند کرتے تھے۔ تو ہمارے لئے اس میں کیا سبق کی باتیں ہیں؟

جواب: ہمیں اپنی نعمتوں کو اللہ کا قرب پانے کا ذریعہ بنانا چاہیے۔ دنیا کی محبت بڑی ہی ہوتی لیکن اسکی وہ سے اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہونا۔ اپنی محبت کے رخ چیک کرتے ہیں۔ کہ کیا ہم اللہ سے قریب یا اس سے دور ہو رہے ہیں۔